فون نمبر ۹۴ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم آتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۱۵ تبوک ۱۳۴۷ ہش ۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۰۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبّت بہت بڑی دولت ہے

اس نے یہ کبھی نہیں کیا کہ جو اس کے ہو کر رہتے ہیں ان کو بھی تباہ کر دیا ہو

"ہمیں یہ بہت خیال رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ ہماری جماعت صرف خشک استخوان کی طرح ہو۔ بعض آدمی خط لکھتے ہیں تو ان سے مجھے بُو آجاتی ہے۔ شروع خط میں تو وہ بڑی لمبی چوڑی باتیں لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرو کہ ہم اولیاء اللہ بن جائیں اور ایسے اور ویسے ہو جائیں اور آخیر پر جا کر لکھ دیتے ہیں کہ فلاں ایک مقدمہ ہے اس کے لئے ضرور دُعا کریں کہ فتح نصیب ہو۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ اصل میں یہ ایک مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خط لکھا گیا تھا خدا کی رضامندی مدنظر نہ تھی۔ اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے کبھی تو وہ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی انسان کی مان لیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہمیشہ انسان کی مرضی کے مطابق ہی کام ہوا کریں۔ اگر ایسا سمجھا جائے کہ خدا کی مرضی ہمیشہ انسان کے ارادوں کے موافق ہو تو پھر امتحان کوئی نہ رہا۔ کون چاہتا ہے کہ آرام، عیش و عشرت اور ہر طرح کے سکھ سے دُکھ میں مبتلا ہو جاؤں جس کے تین چار بیٹے ہوں وہ کب چاہتا ہے کہ یہ مر جائیں اور کون چاہتا ہے کہ میری تمام خوشیاں دکھوں اور مصیبتوں سے تبدیل ہو جائیں۔ غرض خدا نے امتحان کو انسان کی ترقی کے لئے اور یا اس کی بدگوہری ظاہر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ بہت لوگ امتحان کے وقت طرح طرح کی باتیں بنانے لگ جاتے ہیں اور طرح طرح کے باطل توہمات اور وساوس انہیں اٹھا کرتے ہیں۔ مگر اصلی بات یہ ہے کہ

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَہُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ

یاد رکھو خدا کا ساتھ بڑی چیز ہے۔ اگر فرض بھی کر لیں کہ نہ کوئی بیٹا رہے۔ نہ کوئی مال و دولت رہے۔ پھر بھی خدا بڑی دولت ہے۔ اس نے یہ کبھی نہیں کیا کہ جو اس کے ہو کر رہتے ہیں ان کو بھی تباہ کر دیا ہو۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء)

۸۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۱۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے قیام کراچی کے دوران علاج کی نوعیت اور اپنی صحت کی کیفیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ساری جماعت کی دردمندانہ دعائیں قبول کرتے ہوئے محض اپنے فضل سے دوائیں استعمال کئے بغیر صرف غذا کو کنٹرول کرنے کے نتیجہ میں ہی شفا عطا فرمائی اور شوگر کی زیادتی اور دیگر عوارض خود بخود دور ہوتے چلے گئے۔ حضور نے بتایا کہ صحت کی رفتار کا جائزہ لینے کے بعد ڈاکٹروں نے اب اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ ذیابیطس باقاعدہ مرض کی شکل میں تو موجود نہیں ہے۔ البتہ اس کی طرف میلان پایا جاتا ہے جس کا صرف غذا کو ہی کنٹرول کرنے سے تدارک ہو سکتا ہے۔ حضور نے احباب کو باقاعدگی سے دعائیں جاری رکھنے کی تحریک فرمائی۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے احباب کو خاص طور پر موجودہ حالات میں ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اجتناب آمن بچاتے ہوئے صبر کا عظیم الشان مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی اور اس امر پر زور دیا کہ ضبط و تحمل اور صبر سے کام لے کر اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ امن و امان بحال رہے اور اس میں کوئی رخنہ نہ پڑنے پائے۔

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ ثمینہ صاحبہ سلمہا بنت محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا نکاح عزیز طاہر احمد کرامت صاحب ابن محترم چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ نکاح کا اعلان فرمانے سے قبل حضور نے ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور ثمرات حسنہ بنائے آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ تبوک ۱۳۴۷ ہش

مادہ پرستی کی بیماری اور اس کا علاج

اگرچہ شروع ہی سے منکرانِ خدا ہوتے آئے ہیں اور اکثر انسانی جذبہ عبودیت ماسوا کی پرستش میں ظہور پذیر ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں انکار خدا کو بھی دوسرے علوم کی طرح ایک علم کی صورت دے دی گئی ہے اور منظم طور پر اس کی تبلیغ ہی نہیں کی جاتی بلکہ ایسی ایسی حرکات کی جاتی ہیں جس سے اللہ تعالےٰ کی توہین دیدہ دانستہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور خدا پرستوں کی تضحیک ان کا تمسخر اڑانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ نہ صرف مغربی اشتراکی ممالک میں بلکہ مغربی جمہوری ممالک سے چل کر اب اشتراکیت کے زیر اثر بعض اسلامی ممالک میں بھی ایسی حرکات کی جاتی ہیں اور افسوس یہ ہے کہ عربوں میں سے بھی بہت سے دانشمند اشتراکیت سے متاثر ہو کر ایسی حرکات کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

یہ تو ایک پہلو ہے اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ مادہ پرستانہ نظریۂ حیات نے اکثر انسانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کر دیئے ہیں اور بعض دانشمندوں نے مذاہب کی ایسی ایسی تشریحات کر ڈالی ہیں کہ اگرچہ کھلم کھلا اللہ تعالےٰ کا انکار تو نہیں کیا جاتا مگر اللہ تعالےٰ کا ایسا تصور دیا جاتا ہے۔ جو محض اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کا ایک بے جان پرزہ ہے۔ جو دراصل خدا تو کیا ایک جاندار ہستی بھی نہیں رہتا۔ ان نظریات کی رُو سے مادہ میں بعض قوتیں ازلی اور ابدی ہیں جو مختلف حالات میں مختلف نتائج پیدا کر سکتی ہیں۔ ان نظریات کے مطابق زندگی انہی قوتوں کے ایک متوازن اتحاد کا نتیجہ ہے۔ جو اتفاقیہ واقعہ ہو گیا ہے۔ کسی قادرِ مطلق وجود کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

چنانچہ ان دانشمندان مذاہب کا وجود اسلامی ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک مذہب کے اصول اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں بلکہ بعض عظیم انسانوں کے فکر کا نتیجہ ہیں۔ مسلمانوں میں برصغیر ہند میں ان نظریات کو سر سید احمد مرحوم نے داخل کیا ہے۔ ان نظریات کا اثر ہندوؤں اور دوسرے مذہبوں کے دانشمندوں پر بھی ہوا ہے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ تو پہلے ہی مذہبی انتشار میں مبتلا چلے آتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ مگر مسلمانوں نے ان نظریات کا بڑی سختی سے مقابلہ کیا اور افسوس ہے کہ اکثر ان کی سعی و کوشش کفر کے فتاوے تک ہی محدود رہی۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ان نظریات پر آزادانہ بحث کرکے ان کی بے مائگی کو ثابت کیا ہو۔

اسلام پر فلسفہ اور آزادی فکر کا یہ پہلا ہی حملہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی فلسفیانہ خیالات کئی بار ابھرتے رہے ہیں۔ خاصکر جب یونانی فلسفہ سے مسلمان دوچار ہوئے تو کئی قسم کے تشکک مسلمانوں میں بھی در آئے۔ مگر اسلام اگرچہ ہر بار ایسے تشککات پر فتح پاتا رہا ہے۔ پھر بھی مسلمانوں میں انتشارِ عقائد رونما ہوتا رہا ہے۔ پہلے یہ حملے محدود المقام اور محدود الاثر ہوتے تھے لیکن مغربی اقوام کے خروج سے اب یہ حملے نہایت قوت اور منظم صورت میں ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اور عوام مسلمانوں پر ہر ملک میں ان کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ برصغیر ہند کے مسلمانوں کے علاوہ مصر اور ترکی میں ان کا آغاز ہوا۔ اور اب تو تمام عرب ممالک

زمیں کو آسماں پر لے چلا ہوں

نیازِ سجدہ بن کر لے چلا ہوں
زمیں کو آسماں پر لے چلا ہوں

رُخِ محمل بدل اب تو بھی لیلیٰ
بیاباں کو بھی میں گھر لے چلا ہوں

تھے لاکھوں رہزنانِ حُسن آراء
سلامت دل کا گوہر لے چلا ہوں

بلایا ہے انہوں نے "احتیاطاً"
ہتھیلی پر میں خود سر لے چلا ہوں

بجھا دیں گے جہنم اشکِ تنویرؔ
میں آنکھوں میں سمندر لے چلا ہوں

تنویرؔ

۴ اس تیندوے کی تاروں میں گرفتار ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان نظریات کے حملوں کے محاذ بوقلموں ہیں۔ سیاست سے لے کر تعلیمات تک میں گھس آئے ہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے:۔

"آج صفحۂ دنیا میں وہ شے کہ جس کا نام توحید ہے بجز امت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتی اور بجز قرآن شریف کے اور کسی کتاب کا نشان نہیں ملتا کہ جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیت الٰہی پر قائم کرتی ہو اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف راہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدّل اور ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

یہاں جو مسلمانوں کی استثناء کی گئی ہے وہ صرف اسلامی تعلیمات کی اپنی صورت میں موجود رہنے کی طرف اشارہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ خود مسلمان بھی بُری طرح مادہ پرستانہ یورش سے چِت ہو چکے ہیں اور ان میں بھی ایسے دانشمند پیدا ہو چکے ہیں۔ جو عملاً اللہ تعالےٰ کے وجود کو صرف ذہنی طور پر مانتے ہیں۔ اور حقیقت میں اسلام کے بنیادی اصول یعنی توحید پر محض ڈھیل ڈھال یقین رکھتے ہیں۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضؓ کی یاد میں

(مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم - ربوہ)

ہمارے پیارے دوست اور سلسلے کے پرانے بزرگ۔ احمدیت کے فدائی خلافت کے عاشقِ زار حضرت شیخ فضل احمد صاحب ۳۰ راگست بروز جمعہ وفات پاکر اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ۸۵ سال اس دارِ فانی میں رہے۔ پس ماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ ۵ لڑکے اور ۴ لڑکیاں موجود ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل دے۔ اور ان سب کو حضرت شیخ صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ اپنے بزرگ والد کا نام اجاگر کرنے والے ہوں۔

حضرت شیخ صاحب نے ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ مجھے آپ سے ۱۹۲۲ء سے تعارف حاصل ہے۔ ۱۹۲۶ء میں جبکہ میں گورنمنٹ ہائی سکول کوہ مری میں ملازم تھا حضرت شیخ صاحب بھی (ملٹری اکوئنٹ کے محکمے میں) تبدیل ہو کر مری میں تشریف لے آئے۔ اس وقت مری کی جماعت میں صرف دس بارہ احباب ہی تھے اس لئے جناب شیخ صاحب کو ہم سب نے خوشی و مسرت سے خوش آمدید کہا اور جماعت میں خوشی کی لہر پیدا ہو گئی ان دنوں یہ خاکسار جماعت مری کا پریذیڈنٹ تھا۔ کچھ عرصہ شیخ صاحب محترم خاکسار کے پاس ہی ٹھہرے۔ اس عرصے میں مجھے حضرت شیخ صاحب کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور پھر اس کے بعد ہمارے تعلقات میں محبت کا رنگ زیادہ گہرا ہوتا چلا گیا۔

آپ جوانی میں ہی بڑے خوبصورت۔ خوش پوش۔ شیریں کلام۔ اور نیک نام رہے۔ آپ کا خوشنما رنگ۔ دلکش نقش و نگار اور شیریں کلامی دوسرے انسان پر اثر کئے بغیر نہ رہتی۔ آخر عمر تک یہی رنگ رہا۔

آپ بڑی محبت کرنے والے انسان۔ بزمِ احباب میں بے تکلف۔ پُرمذاق اور زندہ دل تھے۔ مجسّم تبلیغ تھے۔ یعنی آپ کی زندگی آپ کا قول و فعل احمدیت کی صداقت کے زندہ گواہ تھے۔ اخلاقِ فاضلہ کے مظہر تھے۔ ساتھ ہی ساتھ غیرت مند بھی تھے۔

آپ ساری عمر شمعِ خلافت کے پروانہ رہے اور سلسلے کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ اپنے انگریز افسروں کو بھی بے دھڑک پیغامِ حق سناتے اور ذرہ بھر نہ جھجکتے کوہ مری میں ایک دفعہ میں اور جناب شیخ صاحب اور ماسٹر عبدالرحمان صاحب خاکی ایک بہت بڑے پادری (بشپ) کو تبلیغ کرنے گئے۔ اور گفتگو میں پادری صاحب کو لاجواب کر دیا۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر کافی عبور تھا حضور کے فارسی کلام سے خاص طور پر بہت لطف اندوز ہوتے تھے۔ جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ کے ساتھ بیٹھ کر اکثر حضور کے فارسی اشعار پڑھتے تھے اور خوب لطف اندوز ہوتے۔

آپ کی زندگی کے بیشمار واقعات میں سے ایک واقعہ بطور مثال عرض کرتا ہوں۔

۱۹۴۷ء کے عظیم انقلاب کے وقت خلقِ خدا میں بڑی افراتفری پھیل گئی تھی۔ نفسا نفسی کا عالم تھا۔ کوئی جائے پناہ نہ ملتی تھی ایسے حالات میں ایک احمدی دوست محترم روشن دین صاحب زرگر قادیان میں آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ شیخ صاحب میرے پاس کچھ سونا (بشکلِ زیور) ہے آپ اسے پاکستان لے جائیں، وہاں پہنچ کر میں آپ سے لے لونگا یہ کہہ کر ایک لمبی سی پوٹلی لپیٹ کر شیخ صاحب مرحوم کو دے دی۔ شیخ صاحب نے فرمایا میں یہ کس طرح لے جا سکتا ہوں۔ اوّل تو مجھے یہ معلوم ہی نہیں کہ اس پوٹلی میں کیا ہے۔ اگر سونا ہے تو وزن میں کتنا ہے۔ راستے میں چھینا گیا یا گر گیا تو کون ذمہ دار ہو گا۔ تم شاید یہ سمجھو گے کہ میں نے رکھ لیا۔ مگر روشن دین صاحب مصر رہے کہ آپ لے جائیں اگر راستے میں بچ گیا تو لے لونگا ورنہ میں آپ کو کچھ نہ کہوں گا مجبوراً شیخ صاحب نے لے کر اپنی کمر سے وہ پوٹلی باندھ لی۔ راستے میں ایک جگہ غیر مسلموں نے اس قافلے کو گھیر لیا۔ اور تلاشی لینا شروع کر دی۔ ایک سپاہی شیخ صاحب مرحوم کے پاس بھی آیا۔ اور کہنے لگا باباجی آپ کے پاس بھی کچھ ہے۔ شیخ صاحب نے فرمایا سونا ہے۔ اس نے پوچھا کتنا ہے اور کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ کتنا ہے کیونکہ وہ میرا نہیں ہے کسی کی امانت ہے۔ اس سپاہی کے کہنے پر شیخ صاحب مرحوم نے پوٹلی اس کے ہاتھ میں تھما دی اس نے کھول کر دیکھا اور ایک سونے کی چوڑی لے لی اور باقی سب شیخ صاحب کو واپس کر دی اور شیخ صاحب پاکستان پہنچ گئے بھائی روشن دین صاحب زرگر بھی آ گئے اور محترم شیخ صاحب نے وہ امانت جوں کی توں انہیں واپس کر دی۔ محترم روشن دین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے شیخ صاحب کو کچھ حصہ اس میں سے دینا چاہا مگر آپ نے قبول نہیں کیا۔ وہ سونا کئی ہزار روپے کا تھا جس سے میں نے یہاں اپنا کاروبار چلایا۔ یہ دیانتداری کا کیسا شاندار مظاہرہ ہے اور اسلام کی اور احمدیت کی تعلیم کا کس قدر اعلیٰ نمونہ ہے! اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب پر اپنی رحمت اور مغفرت کے پھول برسائے۔ آپ کو اپنی محبت کی جنت میں خاص جگہ عطا فرمائے۔

محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے میرے بیٹے عزیز یونس احمد اسلم درویش قادیان کی وفات پر جو تعزیت نامہ مجھے تحریر فرمایا اس میں آپ نے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرنے کے بعد آخر میں معرفت کا ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض خاص اوقات ایسے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص پیاروں کو جلد جلد اپنی رحمت میں بلا لیتا ہے۔ عزیز یونس احمد کی وفات کے بعد چوہدری رحمت خاں صاحب کی وفات یہاں ہیگ میں ایک نہایت صالحہ۔ عابدہ۔ زاہدہ۔ صاحبۂ رؤیا و کشوف اور مستجاب الدعوات ہالینڈ کی خاتون بنام عزیزہ والٹر۔ کی وفات پھر جناب مولوی کمال الدین امینی صاحب جیسے متقی اور مثالی مومن کی وفات مشیتِ الٰہی کے ماتحت واقع ہوئیں"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسی پر بس نہیں ہوئی۔ اس کے بعد ربوہ میں کیپٹن سید اکمل شاہ صاحب۔ پروفیسر ابراہیم ناصر صاحب اور حضرت شیخ فضل احمد صاحب رضؓ صحابی۔ پھر برادرم مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب اور ان کے بعد میاں علی گوہر صاحب صحابی۔ جلد جلد اپنے مولا کے حضور جا پہنچے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزم یونس احمد اسلم نے ایامِ بیماری میں موت سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ رجسٹر لئے میرے پاس کھڑا ہے۔ میں نے اس سے رجسٹر لے لیا اور کھول کر دیکھا تو اس میں بہت سے لوگوں کے نام درج تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا میرا نام تو اس میں نہیں فرشتے نے کہا۔ تمہارا نام دوسرے صفحے پر پہلے نمبر پر خدا کے خاص

بندوں میں ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

تعبیر اس خواب کی یہ معلوم ہوئی کہ خدائے بزرگ و برتر کی جناب میں حاضری دینے کے لئے پہلا نمبر یونس احمد کا ہو گا اور اس کے بعد دوسرے بندے جنابِ الٰہی میں حاضر ہوتے چلے جائیں گے۔

احباب کرام یونس احمد اسلم۔ چوہدری رحمت خان صاحب۔ مولوی کمال الدین صاحب ایمنی اور پروفیسر ابراہیم صاحب ناصر۔ حضرت محمد عمر صاحب فاضل اور شیخ فضل احمد صاحبؓ ان سب بزرگان اور خدامِ سلسلہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

برادرم ناز احمد صاحب ناصر آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے ۸ ر ستمبر ۶۸ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ چوہدری محمد دین صاحب عادل مرحوم کی پوتی اور چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں آف حیدر آباد کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور صالح لمبی عمر عطا فرمائے اور سارے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار احمد علی
ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز
(عاملہ کی وساطت سے)
مرکز میں ۲۰ تبوک/ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

واقفینِ وقفِ عارضی کے تاثرات

تربیت اور تزکیۂ نفس کے لئے دینی تعلیم کی خاطر گھر بار کو چھوڑنا ایک آزمودہ نسخہ ہے خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہٖ کی آواز پر لبیک کہنا خدا کے قرب کے پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ وقف عارضی کی تحریک پر لبیک کہنے والے دوست اس کا تجربہ کر رہے ہیں ان کی رپورٹوں کے چند تازہ تاثرات ملاحظہ فرمائیں اور خود اس میں شامل ہو کر روحانی کیف سے بہرہ ور ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت) ربوہ

(۱)

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری راولپنڈی اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

"پیارے آقا! اصلاحِ نفس کا بہترین موقع میسر آیا۔ احباب کی ملاقات کے لئے میلوں پیدل جانا پڑتا لیکن تھکاوٹ کی بجائے عجیب بشاشت محسوس ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس مبارک تحریک کی طفیل ایک عجیب جوش خدمتِ دین کا بخشا۔ مولیٰ کریم زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین"

(۲)

مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ لکھتے ہیں:-

"بعض غیر از جماعت احباب جب مجھے خود ہاتھ سے روٹیاں پکاتے دیکھتے تو وہ بہت ہی متاثر ہوتے کہ اتنی تکلیف اٹھا کر یہ لوگ قرآن کریم پڑھانے آتے ہیں اور کتنی ہی بلند شان کا وہ خلیفہ ہے جس نے جماعت میں یہ قربانی و ایثار کی روح پھونک دی ہے کہ یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اپنے وقت کا حرج کر کے اپنے خرچ پر بغیر کسی لالچ کے محض خدمتِ قرآن کریم کے لئے سفر کی اور دیگر صعوبتیں برداشت کرتے ہیں"

(۳)

مکرم قاضی عزیز احمد صاحب کارکن نظارت تعلیم مانسہرہ سے لکھتے ہیں:-

"وقف عارضی کی تحریک نہایت ہی بابرکت تحریک ہے اس کے ذریعہ سے جہاں جماعتیں واقفینِ عارضی سے فائدہ اٹھا رہی ہیں وہاں واقفین کو ذاتی طور پر جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ کئی قسم کے نئے تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گھر کے ماحول سے باہر نکل کر دوسرے ماحول میں آ کر خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنے کا عجیب ہی مزہ اور لطف ہے اور ہر دم یہ خیال جاگزیں ہے کہ کہیں ہمارے کسی کام میں کوئی خامی نہ ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کی کسی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جائیں اس لئے جہاں اپنی خطاؤں، لغزشوں اور کمیوں کی مغفرت کے لئے دعا کی جاتی رہی ہے وہاں مقامی جماعت بلکہ ساری جماعت احمدیہ بلکہ ساری انسانیت کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک جو خاص الٰہی منشاء سے جاری ہوئی ہے اپنی ہمہ گیری کی وجہ سے بے شمار برکات و افضال کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وسعت میں مزید اضافہ کرتا چلا جائے اور اس کا سلسلہ تا قیامت ممتد رہے تا کہ افرادِ جماعت کا روحانی تزکیہ اور تصفیہ ہوتا رہے۔ اللّٰھم آمین۔"

(۴)

مکرم قریشی نثار احمد صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:-

"خاکسار ۱۰ اگست کی شام کو گوجر خان بذریعہ بس پہنچا۔ ایک اٹیچی، ایک بستر اور ایک ٹوکری کھانے پکانے کے برتن میرے ہمراہ تھے۔ گوجر خان سے دو فرلانگ کے قریب فاصلہ پر ایک نالہ پڑتا ہے جس میں برسات کی وجہ سے پانی کافی تھا۔ ایک مزدور کے ساتھ سامان اٹھوا کر نالہ عبور کیا تو چنگا بنگیال والی بس مل گئی۔ بس کے پاس ایک نوجوان کھڑے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کس کے پاس جانا ہے۔ میں نے بتایا کہ پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کے ہاں۔ تب وہ بڑے اخلاص سے پیش آئے۔ بس نے موضع بڑھانہ پر جا کر ہمیں چھوڑ دیا کہ آگے بس کے جانے کا حکم نہیں ہے کیونکہ سڑک زیرِ تعمیر ہے۔ وہاں سے چنگا بنگیال دو میل تھا اور اندھیرا ہو گیا تھا۔ سڑک اور راستے کیچڑ سے بہت خراب ہو رہے تھے اور سڑک اور پگڈنڈیوں پر کوئی آدمی نہیں چل رہا تھا اس نوجوان نے بڑی مہربانی سے میرا بستر اور اٹیچی اپنے کندھوں پر اٹھا لئے اور برتنوں کی ٹوکری بھی اٹھانے کے لئے مانگی۔ ٹوکری تو تھوڑی دور میں خود ہی اٹھائے رہا۔ وہ آگے آگے اور میں پیچھے پیچھے آخر اتنا خراب راستہ آ گیا کہ اس نے دیکھا کہ وہ ٹوکری اٹھا کر چلنا بھی میرے بس میں نہیں رہا تب اس نے ٹوکری بھی یعنی تینوں عدد اپنے سر پر رکھ لئے اور میں خالی ہاتھ اس کے پیچھے چلا۔ پسینہ پسینہ ہو کر ہم چنگا بنگیال کی نئی احمدیہ مسجد پہنچے اور وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ نوجوان محمد حنیف صاحب پسر نائب صوبیدار محمد شریف صاحب تھے جنہوں نے اس مسجد کے لئے زمین وقف کی اور کافی خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی نیکیوں کی بہترین جزا دے۔ آمین"

(۵)

مکرم شیخ خادم حسین صاحب امیر جماعت

بقیہ: ۱۸۵ لکھتے ہیں:-

"اگرچہ جماعت نے میری رہائش کا انتظام کیا تھا لیکن میں ایک غیر احمدی دوست کے مکان پر مقیم رہا۔ ان کے اصرار کے باوجود کھانے کا انتظام اپنا رہا۔ میرا یہ رویہ ان کے لئے حیران کن تھا کہ کس قدر اطاعتِ امام ہے"

مجالس انصار اللہ نظامت کوئٹہ و قلات کے سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

مجالس انصار اللہ نظامت کوئٹہ و قلات کا سالانہ تربیتی اجتماع ۱۷، ۱۸ اگست ۱۹۶۸ء کو بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کوئٹہ/قلات کے مختلف مقامات سے انصار دوست شرکت کے لئے تشریف لائے۔

انصار اللہ مرکزیہ کے صدر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے . . . . محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کو مرکز سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوایا۔ ان کے علاوہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جو ان دنوں کوئٹہ میں تشریف لائے ہوئے تھے شرکت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مقام اجتماع مسجد کا احاطہ تھا جسے شامیانہ اور قناتوں سے سجایا گیا تھا۔

اجتماع کا افتتاح ۱۷ ماہ ظہور کو زیر صدارت جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ/قلات عمل میں آیا۔

پہلا اجلاس ۱۷ اگست ۱۹۶۸ء

پہلا اجلاس زیر صدارت محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ/قلات منعقد ہوا۔ اس کی ابتداء قرآن کریم کی تلاوت اور نظم سے ہوئی۔ انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل کارروائی ہوئی۔ استقبالیہ تقریر مکرم ناظم صاحب اعلیٰ کوئٹہ قلات۔ خطاب نمائندہ مرکز شیخ محبوب عالم صاحب خالد ٹیپ ریکارڈ پر تقریر از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ رپورٹ کارگزاری از مہتمم صاحب عمومی تقریر "زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم" از مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ تقریر احمدیت کے ذریعہ کسر صلیب از محمد عیسےٰ جان صاحب اور تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیائے اسلام از مکرم شیخ محمد اقبال صاحب مقرر کارروائی کے ختم ہونے پر پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

۱۷ ظہور کو دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ دو تقاریر "خلافت حقہ اسلامیہ" اور "تربیت اولاد" کے موضوع پر علی الترتیب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم محمد اسحاق صاحب عابد نے کیں۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب کا وقفہ تھا۔ چنانچہ محترم صدر اجلاس و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختلف سوالات کے نہایت تسلی بخش جوابات دئے۔ بعد ازاں اجلاس ساڑھے دس بجے برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

۱۸ ظہور کو نماز تہجد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی اقتداء میں ادا کی گئی اور نماز فجر کی امامت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ درس قرآن مجید۔ درس حدیث شریف۔ درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الترتیب مکرم مولوی دین محمد صاحب مربی مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم چوہدری محمد حیات صاحب نے دیا۔ اس کے بعد قلات کے ایک نوجوان مرزا منور احمد صاحب نے اپنے والد صاحب کی (جو صحابی ہیں) بیان فرمودہ چند روایتیں بیان کیں۔ اس نوجوان کو اجتماع میں شرکت کے لئے قلات سے اپنے خرچ پر آمد و رفت کیلئے حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب نے بھجوایا تھا۔

چوتھا اجلاس

۱۸ ظہور کو چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقریر "صحت جسمانی کے اصول" تقریر "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریکات" تقریر "حکومت وقت کی اطاعت" تقریر "فلسفہ و اہمیت حج بیت اللہ" اور تقریر "ہماری ذمہ داریاں" پر مشتمل تھی۔ کارروائی میں حصہ لینے والے احباب کے اسمائے گرامی بالترتیب یہ ہیں۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب مکرم عبدالوحید خان صاحب۔ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب مکرم ملک کرم الٰہی خان صاحب۔ مکرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب اور مکرم میاں بشیر احمد صاحب۔

چوتھے اجلاس کے بعد مختصر سا وقفہ تھا جس کے دوران میں احباب کی تفریح کے لئے MUSICAL CHAIRS کے مقابلہ کا انتظام کیا گیا۔ اس میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ دونوں نے حصہ لیا۔

پانچواں اجلاس

چھٹا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس کی ابتداء تلاوت و نظم کے بعد نمائندہ مرکز محترم جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مولانا ابوالعطاء صاحب نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے الوداعی تقریر فرمائی اجتماعی طور پر عہد انصار اللہ دہرایا اور دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اس دعا میں خصوصیت کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا مانگی گئی۔

اس طرح نظامت اعلیٰ کوئٹہ قلات کا ساتواں اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

اس سالانہ اجتماع کی کامیابی میں بفضلہ تعالیٰ مرکزی علماء کی شرکت اور ان کے خطابات کا بڑا حصہ ہے۔

بفضلہ تعالیٰ تمام اجلاسوں میں انصار کی اکثریت نے شمولیت اختیار کی نوجوان اور بچے بھی کثرت سے شامل ہوتے

میاں بشیر احمد
ناظم اعلیٰ علاقائی کوئٹہ/قلات

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام انٹر کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۸ء تک درخواستیں بھجوائیں۔

۱۔ پرنسپل۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایم اے ہونی چاہیئے کم از کم آٹھ سال کسی کالج میں بطور لیکچرر کام کیا ہو۔ عمر ۴۵ سال سے اوپر۔ انگلش۔ ریاضی۔ اقتصادیات یا تاریخ کے ایم اے کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ماہوار ۵۰۰/- علاوہ الاؤنس تجربہ اور تعلیمی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ بھی ہو سکتی ہے

۲۔ لیکچرار انگلش: تعلیم ایم اے انگلش۔ دو تین سال کا تجربہ۔ تنخواہ ۲۸۰/- روپیہ ماہوار اگر تجربہ زیادہ ہو تو ۱۵/- روپیہ ماہوار کے حساب سے تین ترقیاں یکمشت دی جا سکتی ہیں۔

۳۔ ان کے علاوہ وہ احباب جنہوں نے ایم اے پاس کیا ہو اور وہ کسی مقابلہ کے امتحان کی تیاری کر رہے ہوں ۲۰۰/- روپیہ ماہانہ الاؤنس پر کالج میں بطور عارضی لیکچرر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

(مینیجر ٹی۔ آئی کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

شکریہ احباب

برادرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم و مغفور کی المناک جدائی پر متعدد احباب کی طرف سے تعزیت نامے موصول ہوئے۔ جن میں سے صرف چند ایک کے جوابات بھجوائے جا سکے۔ اب بذریعہ عزیت سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ بھائی صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز ہم پسماندگان میں بھی ان خوبیوں کے پیدا ہونے کے لئے بھی دعا فرماویں جن سے مرحوم متصف تھے۔ (چوہدری) غلام رسول بی اے بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ روز کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۰۱
۲۰-۵-۶۸

میں ضمیر احمد ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۲۰-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دکان مالیتی بیس ہزار روپیہ مکان مالیتی تئیس ہزار روپے دکان مالیتی دو ہزار روپے کل = ۴۵۰۰۰
قرضہ ۱۰۰۰۰
باقی = ۳۵۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵۰۰۰

العبد: ضمیر احمد پنجاب آئرن سٹور کارخانہ بازار لائلپور

گواہ شد:- مولوی جلال الدین وصیت ۱۰۳۵ منٹگمری بازار گلی نمبر ۱ مکان ۱۳۰ لائلپور ۲۰-۵-۶۸

گواہ شد:- فضل دین سنگوی سیکرٹری وصایا شہر لائلپور

مسل نمبر ۱۹۳۰۲
۱۱-۵-۶۸

میں بشریٰ اپل بنت چوہدری محمد حسین قوم اپل پیشہ طالب علمی عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۱/۵/۶۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے بالی طلائی وزنی ۱/۲ ۱ ماشہ مالیتی -/۲۰ روپے
گھڑی ایک عدد -/۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۱۰ روپے

الامتہ:- بشریٰ اپل

گواہ شد:- محمد اشرف ڈاور بلڈنگ رائل وی مال لاہور۔

گواہ شد:- شریف بیگم وصیت ۱۳۷۶ لاہور

مسل نمبر ۱۹۳۰۳
۲۰-۵-۶۸

میں راشدہ ملک زوجہ حمید اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۲۰/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر -/۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند طلائی چوڑیاں ۶ عدد وزن اندازاً ۴ تولے قیمت اندازاً ایکہزار روپیہ
۲ ہار ۲ عدد وزن اندازاً ۴ تولے قیمت اندازاً دو ہزار
۲ کڑے ۲ بندے وزن اندازاً ۲ تولے قیمت اندازاً ایکہزار روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے شرط اول -/۱۰

الامتہ:- راشدہ ملک

گواہ شد:- حمید اللہ خان خاوند موصیہ ۸۔ ٹمپل روڈ لاہور۔

گواہ شد: ملک غلام فرید ۸۔ ٹمپل روڈ لاہور

مسل نمبر ۱۹۳۰۴
۲۲-۴-۶۸

میں مظفر راشدہ زوجہ قریشی عبدالشکور صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۲۲/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر مبلغ پندرہ سو روپے بذمہ خاوند
دو عدد طلائی چوڑیاں وزنی سو تولہ
مالیتی -/۳۶۶
ایک عدد سنگر مشین پرانی
مالیتی -/۱۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے

الامتہ:- مظفرہ راشدہ اہلیہ قریشی عبدالشکور ۸ میکلیگن روڈ لاہور

گواہ شد:- عبدالشکور قریشی خاوند موصیہ

گواہ شد:- اعتصام الٰہی قریشی ولد امداد الٰہی مرحوم ۸۔ میکلیگن روڈ۔ لاہور ۲۲/۴/۶۸

مسل نمبر ۱۹۳۰۵
۳۱-۳-۶۸

میں پیر بشیر احمد ولد پیر عبدالرشید قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۳ جنوری ۱۹۳۱ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۳۱/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۷۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- پیر بشیر احمد بقلم خود ملازم دفتر احمدیہ جماعت دارالذکر لاہور

گواہ شد:- خواجہ محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور۔

گواہ شد:- فتح محمد نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۳۰۶

میں آمنہ بیگم بیوہ میاں محمد شفیع صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر پچپن سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ ۲۶/۵/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مالیتی ۳۰۰۰۰
زیور طلائی ۲۲ تولے مالیتی ۲۸۰۰
گھڑی مالیتی ۱۰۰
میزان ۳۲۹۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول -/۳۰ روپے

الامتہ:- آمنہ بیگم۔ گواہ شد:- شاہد محمود رشیدی سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد:- ارشد محمود گوندل بقلم خود ولد میاں محمد شفیع صاحب سیالکوٹ شہر

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے

راولپنڈی ۱۳ ستمبر۔ صدر ایوب نے بتایا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات کی گہرائی اور گیرائی سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات کل ایک امریکی ادیبہ مسز ہیرئیٹ لی لیوائین کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتائی۔ جنہوں نے اپنی زیر تکمیل کتاب "عظمت کا راز" کے لئے صدر ایوب سے پوچھا تھا کہ کونسی ہستیاں ہیں جنہوں نے آپ کو زندگی میں بہت متاثر کیا۔ صدر نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی جو درحقیقت قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے میرے رہنمائی کا بہت بڑا سرچشمہ ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کس شخصیت سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ صدر نے کہا میں اپنی زندگی میں متعدد سیاستدان۔ مدبرین، انتظامی ماہرین، اور علماء و فضلاء سے مل چکا ہوں۔ اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ لیکن میں نے دو شخصیتوں سے بالخصوص اثر قبول کیا ہے ایک میرے والد اور دوسرے خان آغا خان مرحوم تھے۔

صدر ایوب سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں ہونے والی ترقیاتی سرگرمیوں پر صدر ایوب نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبہ میں سیلاب کے مسئلہ کو جس طرح حل کیا ہے صدر نے اسے بے حد سراہا ہے۔ یہ بات مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبدالمنعم خان نے راولپنڈی سے واپسی پر تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر بتائی۔

گورنر نے بتایا کہ صدر ایوب ۱۹ ستمبر کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ اور سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز کریں گے۔ صدر چاٹگام کا بھی دورہ کریں گے۔ یہ ضلع صوبہ میں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ مسٹر منعم خان نے مزید کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام نے جس طرح سیلاب کا مقابلہ کیا ہے اس سے صدر ایوب بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے مشرقی پاکستان کے عوام کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ صدر کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ متاثر افراد کی بحالی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور اب وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے ہیں۔

صدر ایوب اخبارات کے مدیروں سے خطاب کریں گے

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ صدر ایوب خان ۲۱ ستمبر کو مشرقی پاکستان کے اخبارات کے مدیروں۔ اور اخبار کے نمائندوں سے خطاب کریں گے۔ یہ بات مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبدالمنعم خان نے تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر بتائی انہوں نے کہا کہ اس طرح مدیروں کو صدر ایوب کے ساتھ تبادلہ خیال کا موقع ملے گا۔ دریں اثنا ڈھاکہ میونسپلٹی نے صدر ایوب کے شاندار استقبال کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

فضائی حادثہ میں ۹۵ افراد ہلاک

وینس۔ ۱۳ ستمبر۔ فرانس کا ایک جدید ترین مسافر بردار جیٹ طیارہ بحیرہ روم میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں طیارہ میں سوار ۹۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ امدادی ہیلی کاپٹر سمندر میں تیرتی ہوئی صرف ایک لاش کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ فرانس کا بدقسمت مسافر بردار طیارہ جزیرہ کورسیکا سے وینس جا رہا تھا کہ راستے میں کیپ ڈائنڈ بنر کے قریب ہی سمندر میں گر گیا۔

نئی دہلی میں روس مردہ باد کے نعرے

نئی دہلی ۱۳ ستمبر۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر این پی فری بوٹن کل بھارتی حکومت سے اعلےٰ سطح کے مذاکرات کے لئے جب نئی دہلی پہنچے تو ان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرہ اپوزیشن سوتنترا پارٹی، پرجا سوشلسٹ پارٹی اور جن سنگھ نے کرایا۔ مظاہرین ارکان پارلیمنٹ کی قیادت میں۔ ہوائی اڈے پر جمع ہو گئے۔ اور جب مسٹر فریوبن اپنے طیارے سے اترے تو انہوں نے چیکوسلواکیہ زندہ باد اور روس مردہ باد کے نعرے لگائے۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ کئی افراد گرفتار کر لئے گئے۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر فریوبن بھارت کی درخواست پر نئی دہلی آئے ہیں وہ بھارت کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر بلی رام بھگت سے باہمی دلچسپی کے معاملات اور اہم عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے دونوں ملکوں میں اس قسم کی یہ پہلی بات چیت ہو گی۔ بھارتی حکام اس نوعیت کے مذاکرات امریکی حکام سے کر چکے ہیں۔

جنرل اسمبلی کے لئے پاکستانی وفد

اسلام آباد۔ ۱۳ ستمبر۔ جنرل اسمبلی کے ۲۳ ویں اجلاس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے یہ اجلاس ۲۴ ستمبر کو نیویارک میں شروع ہو رہا ہے

برائے توجہ طلباء و والدین۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ امۃ الحکیم لئیقہ کو ایف اے میں فرسٹ ڈویژن میں اور اپنے کالج جامعہ نصرت میں اوّل پاس ہونے کی توفیق بخشی ہے والحمدللہ عزیزہ اپنے جیب خرچ سے ۲۰ (بیس) روپے مساجد بیرون کے لئے دیئے ہیں"

گزشتہ سال بھی عزیزہ نے وظیفہ ملنے کی خوشی میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے گیارہ روپے چندہ ادا کیا تھا۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو آئندہ کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

دیگر طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے منشاء مبارک کے مطابق ہر کامیابی کے موقع پر اسیطرح خانہ خدا کا حق ادا کرنے کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ تبوک (ستمبر) کا چندہ بھجوائیں

قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ اس سال کا گیارہواں مہینہ شروع ہو گیا ہے لہٰذا اس ماہ کا چندہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ تاریخ تک ارسال فرمائیں۔

اسیطرح سالانہ اجتماع بھی قریب آ رہا ہے۔ اس کے چندہ کی وصول کی طرف بھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ رقم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

ناظمین اطفال اس بات کا اہتمام کریں کہ سالانہ اجتماع سے پہلے پہلے آپ کی مجلس کے تمام اطفال کا چندہ وقف جدید ادا ہو جائے اور اس بات کی پوری پوری نگرانی کی جائے کہ کوئی طفل وعدہ اور ادائیگی سے رہ نہ جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم حافظ محمود الحق صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی کے کھاتہ امانت ذاتی میں جو رقم موجود ہے وہ ان کی زبانی وصیت کے مطابق ہمارے بھائی رفیق احمد پسر حافظ محمود الحق صاحب مرحوم کو ادا کر دی جائے۔ ہم تمام بہن بھائی جن کے دستخط اس درخواست پر درج ہیں والد صاحب کی وصیت کے مطابق رقم رفیق احمد صاحب کو دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم سب اپنے حصہ سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہیں۔ (مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ رقم -/۷۰۰ روپیہ بتائی ہے)

لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ رقم رفیق احمد صاحب کو دے دی جائے۔

(۱) بشیر احمد صاحب (۲) منظور احمد صاحب پسران امۃ الحق دختر مرحوم۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

برائے توجہ مکرم سیکرٹریان تعلیم

مطبوعہ رپورٹ فارم آپ کو بھیجی جا چکی ہیں۔ فارم پُر کر کے ماہ ظہور (اگست) کی رپورٹ ارسال فرما دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم)

ہر مومن پر رات اور دن کی طرح لہروں کا زمانہ آتا رہتا ہے

لیکن قبض اور بسط کا یہ سلسلہ اسے ہمیشہ ترقی کی طرف ہی لے جاتا ہے تنزل کی طرف نہیں،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"وہ اس جگہ رات اور دن کے چکر کی مثال دے کر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان اپنی فطرت کے لحاظ سے متواتر کام نہیں کر سکتا۔ اگر اُسے متواتر کام پر لگا دیا جائے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ تھک جائے گا۔ اور پھر بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ انسان کی اس کمزوری کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رات بنائی ہے جو اُسے دوبارہ کام کرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ یہی حالت روحانی ترقیات کی بھی ہے انسان پر ایسے وقت بھی آتے ہیں جب اُس کی روحانیت قبض کی حالت میں ہوتی ہے۔ اور اُس پر ایسے وقت بھی آتے ہیں جب اُس کی روحانیت پر بسط کی حالت ہوتی ہے۔ ایک معمولی درجہ کے مومن پر بھی کوئی وقت ایسا آتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مل گیا ہے اور اس کا خدا اس کے سامنے ہے اور وہ اپنے سارے جلال اور ساری شان و شوکت کے ساتھ اُس پر ظاہر ہو رہا ہے اور دوسرے وقت میں وہی مومن اپنی نماز کو کھڑا کرنے میں مشغول ہوتا ہے وہ اسے کھڑا کرتا ہے مگر وہ گر جاتی ہے وہ اسے پھر کھڑا کرتا ہے اور وہ پھر گرتا ہے وہ پھر کھڑا کرتا ہے اور وہ پھر گرتی ہے۔ اور یہ حالت معمولی درجہ کے مومن کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ اونچے درجہ کے مومن بھی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے اس حالت میں سے گزرتے ہیں اور ان پر بھی رات اور دن کی طرح قبض اور بسط کی کیفیات وارد ہوتی رہتی ہیں۔ اگر اُس پر ہمیشہ قبض کی حالت رہے تو اُس کا دل مر جائے اور وہ روحانیت سے محروم ہو جائے اور اگر اس پر ہمیشہ بسط کی حالت رہے تو وہ عادتاً عبادت کرنے لگ جائے اور اس کی نیکیوں کے پیچھے عزم اور ارادہ اور خواہش باقی نہ رہے۔ پس انسانی مقام کو قائم رکھنے کے لئے اور اس لئے کہ نیکی کرتے ہوئے اس کا ارادہ اور عزم بھی قائم رہے اور اس کی توجہ بھی قائم رہے۔ ہر مومن پر خواہ اس کا مقام بڑا ہو یا چھوٹا رات اور دن کی طرح لہروں کا زمانہ آتا رہتا ہے اور ہر مومن اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے کبھی اونچا اٹھتا ہے اور کبھی نیچے گرتا ہے مگر ہر دفعہ جب وہ اونچا اٹھتا ہے تو پہلے مقام سے اوپر چلا جاتا ہے۔ اور جب نیچے گرتا ہے تو اس وقت بھی اس کا قدم پہلے مقام سے اوپر چلا جاتا ہے۔ گویا قبض اور بسط کا سلسلہ اُسے ہمیشہ ترقی کی طرف ہی لے جاتا ہے تنزل کی طرف نہیں لے جاتا۔"

(تفسیر کبیر سورہ النمل صفحہ ۱۴۰)

اجتماع انصار اللہ حافظ آباد

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ مطلع رہیں کہ مورخہ ۲۰ تبوک (ستمبر) بروز جمعہ حافظ آباد میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز کی طرف سے بھی نمائندگان تشریف لے جائیں گے۔ انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے پھوپھا جان مکرم راجہ نصیر احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس لیور کینسر کے باعث بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو معجزانہ رنگ میں صحت دے۔ آمین ثم آمین۔

(انصار احمد ابن شیخ امیر احمد صاحب گلی شاہو لاہور)

۲ ۔ میرے والد صاحب کو ایک مقدمہ درپیش ہے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے والد صاحب کو بری فرمائے۔ آمین۔

(حفیظ الرحمٰن ۔ محلہ باب الابواب ربوہ)

پاکستان میں فولاد کے کارخانوں کے لئے اقوام متحدہ فنی امداد دیگی

لاہور پہنچنے پر اقوام متحدہ کے صنعتی ادارے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحمٰن کا بیان

لاہور ۱۴ ستمبر ۔ اقوام متحدہ سٹیل ملیں قائم کرنے کے سلسلے میں پاکستان کو فنی امداد مہیا کرے گی یہ ملیں چٹاگانگ کراچی اور کالا باغ میں قائم کی جائیں گی۔ اس بات کا انکشاف کل یہاں ہوائی اڈے پر اقوام متحدہ کے صنعتی ترقی کے ادارے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحمٰن نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ وہ راولپنڈی سے صوبائی دارالحکومت کے مختصر دورے پر کل یہاں پہنچے۔ ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحمٰن نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں میں پاکستان نے صنعتی شعبہ میں غیر معمولی ترقی کی ہے اور سٹیل ملوں کے قیام کے بعد ترقی کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کالا باغ سٹیل مل کے سروے ماہرین سروے کر رہے ہیں تاکہ حکومت پاکستان چٹاگانگ اکراچی اور دوسرے علاقوں میں سٹیل ملوں کے قیام کے لئے جس قسم کی امداد طلب کرے گی۔ وہ فراہم کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحمٰن نے راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران صدر ایوب سے ملاقات کی۔ صدر مملکت نے انہیں بتایا کہ ترقی پذیر ملکوں کو زیادہ فنی تجربات کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی صنعتوں کو فروغ دے سکیں اور اس مقصد کے لئے ترقی یافتہ ملکوں کو مدد دینی چاہیئے۔ انہوں نے صدر ایوب کے اس خیال سے اتفاق کیا کہ ان علاقوں کی ترقی کے لئے سائنسی علوم کی ترویج ناگزیر ہے۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اقوام متحدہ کا صنعتی ترقی کا ادارہ پاکستان میں چھوٹی صنعتوں کی سکیموں میں ہر ممکن امداد دے گا۔ اس مقصد کے لئے عالمی تنظیم کی طرف سے فنی ماہرین اور مشیروں کی کافی تعداد پہلے ہی پاکستان میں کام کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جیوٹ سٹیل اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کو ترقی دینے میں عالمی تنظیم نے پاکستان کو کافی امداد دی ہے مزید براں چھوٹی صنعتوں کے لئے اقوام متحدہ کے ماہرین پاکستان کے مختلف علاقوں کا سروے کر رہے ہیں۔

-ہ-

مشرق وسطیٰ کا مسئلہ اب میدانِ جنگ ہی میں حل ہوگا

اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے پُر امن کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں (محمد حسنین ہیکل)

قاہرہ ۱۴ ستمبر ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے رائے ظاہر کی ہے کہ عرب اسرائیل تنازعہ کو طے کرنے کے لئے پر امن کوششیں قطعی طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔ اب جنگ ہی اس مسئلے کا حل رہ گیا ہے اخبار کے ایڈیٹر اور صدر ناصر کے دست راست مسٹر حسنین ہیکل نے لکھا ہے کہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی کے باعث مشرق وسطیٰ میں امن بحال ہونے کا کوئی امکان نہیں حال ہی میں اسرائیل نے اردن شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف جو جارحانہ حملے کئے ہیں۔ ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ صیہونی امن نہیں چاہتے۔

مسٹر حسنین ہیکل نے مشرق وسطیٰ کا تنازعہ طے کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ عرب ممالک نے اقوام متحدہ کے ایلچی گنر جارنگ کو ہر ممکن تعاون کی پیش کش کی ہے۔ لیکن اسرائیل نے ان سے کوئی تعاون نہیں کیا۔ اس کے برعکس وہ عربوں کے خلاف اشتعال انگیز کارروائیوں میں مصروف رہا۔ انہوں نے لکھا کہ اب جبکہ اس مسئلے کے حل کی تمام پر امن کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ کا دوسرا دور ناگزیر ہو گیا ہے۔ تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جنگ کب شروع ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک بات واضح ہے اور وہ یہ کہ جنگ ہی اب مشرق وسطیٰ کے مسئلے کا صحیح حل ہے۔ انہوں نے متحدہ عرب جمہوریہ کی واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ یونین کو مشورہ دیا کہ وہ جنگ کے ذریعے اس تنازعہ کے تصفیہ کے امکانات پر غور کرے اور مؤثر اقدامات تجویز کرے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴